بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ،

أَمَّا بَعْدُ:

37: افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے- حصہ دوم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے تھے اس باب پر بات کرتے ہوئے "ضوابط يجب مراعاتها بالنسبة للأفراد والجماعات" افراد اور جماعتوں کے متعلق بعض ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے اس پر بات کر رہے تھے اور شیخ صاحب نے دو قسم کے لوگوں کو بیان کیا:

1- "من يجب تكريمهم" جن کا احترام اور اکرام کرنا واجب ہے ان میں سر فہرست پہلے نمبر پر:

ا- "الرسل والأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم أجمعين" کا ذکر فرمایا۔

۲- دوسرے نمبر پر "الصحابة الكرام رضوان الله عليهم أجمعين"۔

۳- اور تیسرے نمبر پر "التابعون لهم بإحسان من التابعين الذين أدركوا صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔

تو یہ تین قسم کے لوگ:

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ان کا اکرام، ان کی تعظیم اور احترام واجب ہے۔

اور صحابہ کرام ان کے بعد ان کے جانشین ان کی تعظیم اور ان کا احترام ان کا اکرام کرنا بھی واجب ہے۔

تیسرے نمبر پر صحابہ کرام کے متبعین ان کے جانشین اتباع التابعین اور پھر ان کے بعد میں آنے والے بہترین تین زمانے کے لوگ جو ہیں جن کو سلف صالحین کا کہا جاتا ہے۔

آج کی نشست میں دوسری قسم کے لوگوں کے تعلق سے بات کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

2-''من يجوز نقدهم وتجريحهم وتحذير الناس من ضررهم'' (دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں چاہے افراد ہوں یا جماعتیں ہوں جن کی تنقید اور تجریح اور جرح کرنا جائز ہے اور لوگوں کو ان سے آگاہ کرنا اور تنبیہ کرنا بھی جائز ہے اور لوگوں کو ان کے ضرر سے اور نقصان سے تنبیہ اور آگاہ کرنا بھی جائز ہے)۔

تو دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کی تنقید کی جاتی ہے جن کی جرح کی جاتی ہے چاہے افراد ہوں یا جماعتیں ہوں اور لوگوں کو ان کے ضرر اور ان کے نقصان سے آگاہ کیا جاتا ہے اور تحذیر کی جاتی ہے تنبیہ کی جاتی ہے۔ یہ کون ہیں لوگ شیخ صاحب فرماتے ہیں:

''أولاً'' (پہلے نمبر پر)''ويجوز بل يجب الكلام في أهل البدع'' (اہل بدعت پر کلام کرنا یعنی ان کی تنقید اور تجریح کرنا ان کا رَد کرنا جائز ہے بلکہ واجب ہے)''والتحذير منهم'' (اور ان سے تحذیر اور تنبیہ کرنا، آگاہ کرنا)''ومن بدعهم'' (اور ان کی بدعت سے بھی تحذیر کرنا اور تنبیہ کرنا)۔ بدعت ہے اور اہل بدعت ہے دونوں سے، یہ نہیں کہ بدعت کا رَد تو کیا ہے اہل بدعت کا رَد نہیں کیا، یہ غلط ہے یہ منہج سلف نہیں ہے۔ بدعت اور اہل بدعت کا رَد،''أفراداً وجماعات'' (چاہے یہ اہل بدعت (بدعت کرنے والے) افراد ہوں یا جماعت کی شکل میں ہوں)''الماضون منهم والحاضرون'' (چاہے یہ گزر چکے ہوں یا دور حاضر میں موجود ہوں (ان سب کی تنقید کی جاتی ہے تجریح کی جاتی ہے یعنی رَد کیا جاتا ہے))''من'' (ان میں سے)''الخوارج والروافض والجهمية والمرجئة والكرامية وأهل الكلام'' آخر تک۔

خوارج سب سے پہلا گروہ جنہوں نے صحابہ کرام کے خلاف تلوار اٹھائی خروج کیا اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہو گئے (سب سے پہلی جماعت)۔ اور ان کا سردار ان کا سب سے بڑا باپ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے عدل وانصاف سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "اس شخص کی پیٹھ میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن مجید تو پڑھیں گے تلاوت کریں گے اُن کے حلق سے نہیں اترے گا، تم اپنی نماز کو اِن کی نماز کے سامنے حقارت کی نظر سے دیکھو گے لیکن دین سے ایسے خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے"۔

کون ہیں یہ لوگ؟ الخوارج۔ خوارج کسی بھی زمانے کے ہوں (کل کے زمانے کے ہوں جنہوں نے صحابہ کرام کے خلاف تلوار اٹھائی یا بعد میں آنے والے زمانے کے یا ہمارے آج کے زمانے میں دور حاضر میں جو خوارج موجود ہیں)

لوگ مر جاتے ہیں، ابن ملجم اور اس کا گروہ مر چکا ہے مٹ چکا ہے لیکن ان کے نظریات ان کے عقائد آج بھی زندہ ہیں اور رہیں گے حق اور باطل کی جنگ رہے گی، ایمان اور کفر کی جنگ رہے گی، توحید اور شرک کی جنگ رہے گی، سنت اور بدعت کی جنگ رہے گی۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں جو گزر چکے ہیں ان کا بھی رَد کرنا ہے جو موجود ہیں ان کا بھی رَد کرنا ہے اور یہی عین انصاف کا تقاضہ ہے۔

"والروافض" اور رافضی یہ دوسرا گروہ اس امت سے جدا ہوا ہے خوارج کے بعد۔

مسلمان سب ایک تھے ایک ہی جان تھے ایک ہی امت تھے کوئی ان میں اختلاف نہیں تھا اصول میں، فروعی مسائل میں صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف ہوا لیکن اس کے باوجود بھی ایک ہی قسم کے لوگ تھے سب ایک ساتھ تھے ایک دوسرے کا احترام بھی باقی تھا محبت بھی باقی تھی اور دفاع بھی کرتے تھے ایک دوسرے کا۔ اختلاف بھی ہے اور دفاع بھی ہے کیونکہ جو اختلاف ہوا ہے وہ ایک اجتہادی اختلاف سمجھا گیا ہے، دلائل کو سمجھنے میں اختلاف سمجھا گیا ہے دلائل کے اختلاف کی وجہ سے یہ اختلاف ہوا ہے لیکن دل پاک ہیں ایمان عروج پر ہے، تقویٰ عروج پر ہے اور ایک دوسرے سے محبت بھی ہے کوئی انتقام کی بات نہیں کوئی دل میں بغض و نفرت نہیں، کسی کی اندھی تقلید نہیں منہج بالکل واضح ہے ،اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اور صحیح سمجھ ہے جو انہوں نے براہ راست اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ علم حاصل کیا اور یہ سمجھ پائی ہے اس لیے ان کے دل بھی متفق تھے ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے پر غلط طریقے سے نہیں چلتی تھیں ان کے ہاتھ بھی ایک دوسرے پر نہیں اٹھے کیونکہ دل ان کے جڑے ہوئے تھے۔

تو روافض نکلے اور انہوں نے خود اس جماعت سے اور ان مسلمانوں سے جدائی حاصل کی اور الگ ہو گئے اور باقی جو رہے وہ اہل سنت تھے کیونکہ خوارج اور جو روافض ہیں اہل بدعت میں سے ہیں جب بدعتی الگ ہوئے مسلمانوں میں سے تو انہوں نے کہا ہم بھی مسلمان ہیں، تو جو بچے وہ اہل سنت بچے۔

اور پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں "الخوارج والروافض"، روافض کو کیوں روافض کہا گیا ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بعض لوگ گئے تھے شیعوں میں سے اور انہوں نے یہ کہا امام زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے کہ آپ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر سے برأت کا اعلان کریں کہ میں ان سے بَری ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد صاحب یعنی میرے نانا کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) دونوں وزیر ہیں ان سے میں کیسے برأت کا اظہار کر سکتا ہوں؟! اور انہوں نے امام صاحب کے اس رَد میں (بلکہ امام صاحب ان سے یعنی سختی سے پیش آئے) انہوں نے جواباً یہ کہا کہ آپ ہمارے امام ہی نہیں ہیں اور اس دن سے شیعہ دو گروہوں میں تقسیم ہوئے ایک زیدی جو امام زید بن علی کے متبعین باقی رہے ان کی بات کو مانا، اور دوسری قسم کے رافضی کہلائے جنہوں نے امام زید بن علی کی بات کو چھوڑ دیا اور ترک کر دیا (رفض ترک کرنے سے ہے چھوڑ دینے سے ہے)۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ حق کو چھوڑنے والے ہیں اس لیے ان کو روافض کہا گیا ہے۔

تو روافض چھوڑنے والے ترک کرنے والے، سچ بات یہی ہے کہ حق کو بھی انہوں نے ترک کیا ہے اور سنت کو انہوں نے ترک کیا ہے، دین اسلام کی بنیادی تعلیمات کو انہوں نے ترک کیا ہے، اہل سنت والجماعت کے منہج کو ترک کیا ہے، توحید کو ترک کیا ہے، صحیح منہج کو ترک کیا ہے، صحابہ کرام کو ترک کیا ہے، بلکہ آل بیت کو صحیح اگر حق کہا جائے تو یہ ظاہری اتباع حقیقتاً باطن میں بغض و نفرت ہے۔ یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہے بلکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے نفرت ہے اور اس لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آل بیت کی محبت کو ایک دیوار بنا کر ان کے پیچھے اپنی یہ ساری چالیں چلتے رہے، اس وقت دین کے سب سے بڑے دشمن یہودی نہیں ہیں یہ رافضی ہیں۔

دین اسلام کے سب سے بڑے دشمن اس وقت اور اگر تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں جتنا نقصان روافض نے مسلمانوں کو اور اسلام کو دیا ہے اتنا نقصان یہودیوں نے اور عیسائیوں نے یا کسی اور ہندو نے نہیں دیا ہے، کسی کافر نے بھی جرأت نہیں کی کہ حجرِ اسود کو کعبہ سے اکھاڑ کر اسے لے جائے، کسی نے یہ جرأت نہیں کی کافروں میں سے کہ حج کے موقعے پر حاجیوں کا جو اللہ تعالیٰ کے گھر کے مہمان ہیں احرام کی حالت میں بیت الحرام میں بلد الحرام میں مسلمانوں کا قتل عام کرے یہاں تک کہ زم زم کے کنویں کو بھی دفن کر دیا مسلمانوں کی لاشوں سے اور جو خزانے تھے وہ بھی لوٹ کر لے گئے اور حجر اسود کو بھی لوٹ کر لے گئے (یعنی حجر اسود کے لٹیرے کبھی سنے ہیں آپ نے کبھی کوئی کلمہ پڑھنے والا ہو سکتا ہے؟!) یہ روافض کے کام ہیں! تو خوارج ہوں یا روافض ہوں!

"والجهمية"، تیسرے نمبر پر، جہمی جہم بن صفوان کی تقلید کرنے والے جو اسماء وصفات کی تعطیل کا مذہب اور نظریہ لے کر آئے ہیں سب سے پہلے، سب سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ اسماء وصفات کی تعطیل کی ہے انکار کیا ہے جہم بن صفوان ہے مسلمانوں میں سے۔

یہ عقیدہ پہلے بھی موجود تھا دوسرے مذاہب میں لیکن سب سے پہلے اگر کسی مسلمان نے یعنی کلمہ پڑھنے والے شخص نے اس عقیدے کو ظاہر کیا ہے اور مسلمانوں میں عام کیا ہے اس باطل عقیدے کو وہ جہم بن صفوان ہے۔ جبر کا عقیدہ بھی یہی شخص لے کر آیا ہے، ارجاء کا عقیدہ بھی یعنی عمل کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے یہی شخص لے کر آیا ہے اور "فناء الجنة والنار" جنت اور دوزخ کے فنا ہونے کی بھی بدعقیدگی یہی شخص لے کر آیا ہے۔ الغرض، جہم بن صفوان کی طرف جہمیہ کا فرقہ منسوب ہے۔

اور کل بھی ان گروہوں کا رَد کیا جاتا تھا اور آج بھی (الحمد للہ) ایسے علماء موجود ہیں جو ان باطل اور بدعتی گروہوں کا رَد کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان شاءاللہ۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں "والمرجئة" مرجئہ بھی جہمیوں کا ایک گروہ ہے جو باقی نظریات میں تو اختلاف رکھتے ہیں جہمیوں سے لیکن بعض نظریات میں اتفاق رکھتے ہیں جیسا کہ عمل کو ایمان سے خارج کر دینا کہ ایمان صرف زبان کا قول ہے یا دل سے تصدیق ہی کافی ہے بلکہ مرجئہ کی مختلف قسمیں ہیں:

۱۔ بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ دل سے معرفت کافی ہے۔

۲۔ بعض کہتے ہیں دل سے تصدیق کافی ہے۔ معرفت اور تصدیق میں کیا فرق ہے؟ معرفت میں صرف جاننا کافی ہے، تصدیق میں یقین رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ بعض کہتے ہیں کہ نہیں، دل سے یقین اور زبان پر اقرار بھی ہو۔

۴۔ بعض مرجئہ کہتے ہیں نہیں، جیسا کہ آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں "والكرامية" یہ بھی مرجئوں میں سے ہیں کرامیہ، یہ محمد بن کرام السجستانی کی تقلید کرنے والے ہیں جو کہتے ہیں ایمان صرف زبان کا قول ہے بس ایمان کا تعلق نہ تو دل سے ہے نہ عمل سے ہے، نہ جسم کے کسی حصے سے ہے۔ عجب سی بات ہے! (سبحان اللہ)۔

اور یہ بھی مرجئہ میں سے ہیں کیونکہ انہوں نے بھی عمل کو بھی خارج کر دیا بلکہ دل کی تصدیق کو بھی خارج کر دیا یہ تو یعنی ڈبل مرجئی سمجھ لیں آپ الکرامیہ !(یعنی صرف زبان سے جس نے کہہ دیالا الہ الا اللہ (زبان سے) تو وہ مومن ہے پکا مومن ہے)۔ تو منافقین کیا ہیں عبداللہ بن ابی بن سلول کیا ہے ان کے نزدیک ؟! جہم بن صفوان کے نزدیک اگر کسی نے اپنے ربّ کی معرفت کو دل سے جان لیا وہ کافی ہے۔ فرعون کیا ہے پھر مومن ہے کہ نہیں (ان کے نزدیک)؟! ابلیس کیا ہے ؟ جانتے تھے معرفت تھی کہ نہیں اپنے ربّ کی کہ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے ؟ یہ معرفت یعنی اسے ایمان کہتے ہیں ؟!(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

یعنی علمائے سلف نے خاموشی اختیار نہیں کی ، یہ نہیں کہ ٹھیک ہے امت ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی خاموشی اختیار کروا بھی وقت ہے ہم متحد ہو جائیں !

دشمنان اسلام پہلے دن سے بلکہ وحی نازل ہونے سے پہلے بھی جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے متبعین کہیں پر موجود تھے اگر ان کو بھی ستایا جاتا تھا ان کے خلاف بھی کاروائیاں کی جاتی تھیں۔ یہاں پر دیکھیں آپ یعنی یہ جو موجود نصرانیت ہے یہ حقیقتاً کیا ہے ؟ یہ "المسیح" سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعلیمات نہیں ہیں کوئی تعلیم باقی نہیں رہی پورے دین کو مسخ کر دیا ان لوگوں نے اور سینٹ پال کی باتوں کو لے کر انہوں نے جو یہودی تھا جو ان مومنوں کو جو نصرانی مومن تھے ان کو قید بھی کرتا تھا اور خود جیلر تھا ان کا سب سے بڑا، اتنا ظالم شخص تھا سینٹ پال جو ہے جو خاص مقرر کیا گیا تھا یہودیوں کی طرف سے جو نصاریٰ مومنوں کو طرح طرح کے عذاب دیتا تھا! آخر تنگ آگیا وہ اپنے دین سے نہ ہٹے تو ایک ترکیب سوچی، صبح آیا اور کہا میں نے رات کو خواب میں دیکھا سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تو میں اس پر ایمان لے کر آیا ہوں آج سے میں خود نصرانی بن گیا ہوں، ان کو آزاد کیا لیکن دین کی کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے ! (یعنی ان مومنوں میں توحید کا عقیدہ موجود تھا)۔

یہ ٹرینیٹی (Trinity) کون لے کر آیا؟ سینٹ پال لے کر آیا۔ "سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے" ان میں موجود یہ بات نہیں تھی مومن تھے یہ شخص لے کر آیا۔ ان میں بھی پھر گروپ ہوئے اور جو ان میں مومن باقی رہے اس نے ان سب کو قتل کر دیا، جو باقی رہے اس کے متبعین رہے اور پھر اس کی تقلید کرنے والے اور بعد میں یہ جو

موجودہ کرسچینیٹی (Christianity) آپ دیکھتے ہیں یہ سب سینٹ پال کی تعلیمات ہیں جس کی خود گواہی آج کے کرسچن بھی دیتے ہیں (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

الغرض ، تو پہلے دن سے اہل کفر اور اہل ایمان کی جنگ موجود ہے، تو یہ کہنا "کہ آج کے زمانے میں یہود و نصاریٰ دروازے پر ہیں اور ہم سب متحد ہو جائیں اور اہل بدعت کو بدعتی نہ کہو ہم سب مسلمان ہیں سب ایک ہی جان ہیں سب ایک ہی امت ہیں" میرے بھائی پہلے دن سے لے کر آج تک اہل کفر سے جنگ بھی رہی ہے جب اس کی طاقت رہی ہے اور اہل بدعت سے جنگ بھی رہی ہے اور ہمیشہ رہی ہے، وہ جہاد تلوار سے تھا کافروں کے خلاف یہ جہاد علم سے تھا اور آج بھی موجود ہے اور تا قیامت موجود رہے گا!

جب جہاد کی بات مطلقاً کی جائے دونوں شامل ہیں "الجہاد باللسان والجہاد بالسنان" تلوار سے بھی جہاد کیا جاتا ہے زبان سے بھی جہاد کیا جاتا ہے، زبان سے علماء کرتے ہیں تلوار سے اپنے بازوؤں سے ہر مسلمان جو اس کی طاقت رکھتا ہے وہ کرتا ہے۔ الغرض، تو اہل نفاق اور اہل بدعت کا جہاد علم سے کیا جاتا ہے قلم سے کیا جاتا ہے، اور اہل کفر سے جہاد تلوار سے کیا جاتا ہے۔

"وأهل الكلام" اور اہل کلام کا رد بھی کیا ہے۔ ان کو کیوں اہل کلام کہا جاتا ہے؟ کیونکہ یہ کوئی نئی چیز نہیں لے کر آئے بلکہ صرف کلام ہی زیادہ کرتے رہے اور صرف اپنی باتوں سے ہی شریعت کو آگے پیش کرنے کی کوشش کی کہ بہترین طریقے سے شریعت پر ہم بات کریں گے، صرف کلام ہی کرتے رہے شریعت کو نقصان ہی پہنچاتے رہے اور جو اصل تعلیمات تھیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور صحابہ کرام کی اور سلف صالحین کی ان تعلیمات سے ہٹ کر ایک اور راستہ نکالا جو منہج سلف سے بالکل ٹکرانے والا راستہ تھا اور اسے علم الکلام کی بنیاد پر لوگوں میں عام کرنا شروع کیا۔

اور اہل الکلام جتنے بھی آج صوفی موجود ہیں وہ اہل الکلام سے ہیں، ان کے جتنے علماء ہیں ان کی بنیادی تعلیمات میں علم الکلام لازمی ہے، جیسے عربی زبان لازمی ہے علم الکلام بھی لازمی ہے عقیدہ سب سے آخر میں ہے بعد میں پڑھتے ہیں تو پڑھتے ہیں لیکن علم الکلام ان کے بنیادی نصاب میں ہے۔ اور اہل الکلام کی مذمت پہلے بھی کی گئی ہے اور علماء آج تک کرتے آرہے ہیں چاہے افراد ہوں یا جماعتیں ہوں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں''الذین جرّھم علم الکلام إلی عقائد فاسدۃ'' (اور وہ اہل کلام جن کو علم الکلام نے باطل عقیدے کی طرف کھینچا)''مثل'' (جیسا کہ مثال کے طور پر)''تعطیل صفات اللہ أو بعضھا'' (اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرنا یا بعض صفات کا (چاہے ساری صفات ہوں یا بعض ہوں))۔ کس نے؟ یعنی کس کی وجہ سے ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات کا انکار کیا ہے یا صفات کا انکار کیا ہے؟ علم الکلام۔ نصوص کی طرف نہیں گئے، واضح آیات ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے واضح احادیث ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، لیکن نہیں! ہماری عقل نہیں مانتی تشبیہ لازم آتی ہے! تو تعطیل بھی لازم آئی ہے۔

''فھؤلاء یجب التحذیر منھم ومن کتبھم'' (ایسے لوگوں سے تحذیر کرنا تنبیہ کرنا واجب ہے اور ان کی کتابوں سے بھی تحذیر اور تنبیہ کرنا واجب ہے)''وکذلك من سار علی نھجھم'' (اور ہر وہ شخص جو ان کے منہج یا ان کے راستے پر چلتا ہے)''من الفرق (الجماعات) المعاصرۃ'' (چاہے وہ فرقے یا جماعتیں دور حاضر میں موجود ہیں جو ان کے نقش قدم پر چلتی ہیں)۔ علم الکلام یا ان میں سے جتنے بھی جن اہل بدعت کا ذکر ہوا ہے جو ان کا ساتھ دیتے ہیں ان کی تحذیر اور تنبیہ کرنی چاہیے۔

''ممن باین أھل التوحید والسنۃ ونابذھم'' (ان میں سے اہل بدعت کی تحذیر اور تنبیہ کرنی ہے جنہوں نے اہل توحید اور اہل سنت سے جدائی اختیار کی (''ممن باین ''یعنی الگ ہوئے))''ونابذھم'' (اور ان کے خلاف ان کی مخالفت بھی کی) ''وجانب مناھجھم'' (اور ان کے جو مناہج تھے اہل توحید اور اہل سنت کے ان سے دوری اختیار کی)''بل حاربھا'' (بلکہ ان کے خلاف جنگ بھی کی)''ونفر عنھا وعن أھلھا'' (بلکہ ان سے (ان اہل توحید اور اہل سنت سے) لوگوں کو دور بھی کیا اور نفرت بھی دلائی تاکہ لوگ اس حق منہج سے دور ہو جائیں)''ویلحق بھم'' (اور ان میں وہ لوگ بھی شامل کر دیئے جاتے ہیں (یعنی جن سے اب ہم تحذیر کر رہے ہیں آگاہ کر رہے ہیں اہل بدعت میں سے ان کے ساتھ ان کو بھی شامل کر دیتے ہیں یا شامل کر دیا جاتا ہے))''من یناصرھم ویدافع عنھم ویذکر محاسنھم''((تین چیزیں ہیں) ہر وہ شخص یا ہر وہ گروہ جو اہل بدعت میں سے ہے جن میں اہل الکلام بھی شامل ہیں ان لوگوں کو بھی شامل کر دیا جاتا ہے اس تحذیر میں جو ان کی نصرت کرتا ہے (اہل بدعت کی) یا ان کا دفاع کرتا ہے اور ان کی اچھائیاں بیان کرتا ہے (''ویذکر محاسنھم''))''ویشید بھا ویشید بشخصیاتھم وزعمائھم'' (اور ان باطل مناہج، باطل عقائد اور ان باطل گروہوں اہل بدعت کے ان کو سراہتا بھی

ہے یاان کے بعض علماء یالیڈروں کو بھی سراہتا ہے وہ بھی ان میں شامل کردیا جاتا ہے)"وقد يفضل مناهجهم على منهج أهل التوحيد والسنة والجماعة" (بلکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو تفضیل کرتے ہیں بہتر سمجھتے ہیں ان اہل باطل اہل بدعت کے مناہج کو اہل توحید اور اہل سنت والجماعت کے منہج پر)۔

((وہ کہتے ہیں کہ ان کا منہج بہتر ہے اور یہ جو اہل سنت اپنے آپ کو حق پر کہتے ہیں یہ حشوی ہیں، یہ وہابی ہیں یا یہ مدخلی ہیں (مختلف نام لے کر لوگوں کو متنفر کرتے ہیں حق سے))۔

تو پہلی قسم کے لوگ اہل بدعت ہیں چاہے افراد ہوں یا جماعات ہوں۔ کوئی بھی بدعتی ہو چاہے وہ خوارج یا روافض یا جہمی، مرجئی، کرامیہ، اہل الکلام، اہل تصوف جتنے بھی اہل بدعت موجود ہیں ان کی نشانی کیا ہے؟ آخر میں شیخ صاحب فرماتے ہیں "ممن باين أهل التوحيد والسنة ونابذهم" جنہوں نے جدائی اختیار کی ہے اہل توحید اور اہل سنت سے، خود ہٹے ہیں۔ اہل توحید اپنے منہج پر قائم ہیں صراط مستقیم پر قائم ہیں کل بھی قائم تھے آج بھی قائم ہیں اور ان شاءاللہ تا قیامت قائم رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور جو لوگ ان کی مخالفت کر رہے ہیں وہ خود ہٹ رہے ہیں، یہ تو ان کو بلا رہے ہیں نصیحت بھی کر رہے ہیں۔

دیکھیں رَد اپنی جگہ پر ہے نصیحت بھی کر رہے ہیں مسائل کھول کھول کر بیان بھی کر رہے ہیں اور واللہ ان کی جرح کرنے میں ان کا رَد کرنے میں ان ہی کے لیے خیر ہے۔ بعض لوگ مر گئے ہیں لیکن آج تک بھی ان کے گناہوں میں اضافہ ہو رہا ہے جو بدعقیدگیاں چھوڑ گئے ہیں (آج بھی!)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "جتنے بھی قتل ہو رہے ہیں دنیا میں ان سب قتل کے گناہ کا حصہ اس شخص کو بھی پہنچ رہا ہے جس نے سب سے پہلا قتل کیا"۔

یعنی دنیا میں دیکھیں کتنے قتل ہوئے ہیں اور کتنے قتل ہوں گے! تو جو بدعت کو ایجاد کرتا ہے اور اس کی طرف دعوت دیتا ہے لوگ اس دعوت پر چلنا شروع ہو جاتے ہیں وہ شخص مر جاتا ہے اب اس کے نامہ اعمال میں ان سب کے گناہ بھی جا رہے ہیں کتنی خطرناک بات ہے! اور یہ اہل سنت والجماعت والے جب ان سے تحذیر کرتے ہیں اور جو لوگ توبہ کر لیتے ہیں کم سے کم ان کے گناہ سے تو وہ بچ گئے نا (سبحان اللہ)۔

دوسری قسم کے لوگ" ثانیاً (دوسری قسم کے لوگ جن سے تحذیر اور جن کا رَد کرنا واجب ہے)" الرواة والشهود" (راوی اور گواہ (احادیث کے راوی جو ہیں اور گواہ))" إذا كانوا مجروحين" (جب وہ مجروح ہوں جب ان پر جرح کی گئی ہو)" جاز جرحهم" (جب کہ وہ مجروح ہوں یعنی ان میں کوئی خرابی ہو کوئی علت ہو ان کی جرح کرنا جائز ہے)" بإجماع المسلمين" (اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا)" بل هو واجب" (بلکہ ان کی جرح کرنا (جن میں کوئی نقص کوئی خرابی ہو جو روایت کے لائق نہ ہو جو گواہی کے لائق نہ ہو اس کی جرح کرنا) اس کا رَد کرنا جائز ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا بلکہ شیخ صاحب فرماتے ہیں واجب ہے)۔

یعنی ان کی جرح کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ واجب بھی ہے۔ دونوں میں کیا فرق ہے؟ جائز ہے "جرح کرو یا نہ کرو برابر ہے" جائز نہیں کرنا چاہتا وہ۔ جوس پینا جائز ہے کہ نہیں؟ ایپل جوس پینا جائز ہے؟ جائز ہے۔ میں نہیں پینا چاہتا کوئی گناہ ہے؟ تو جائز کا مطلب یہ ہے کہ آپ جرح کرو نہ کرو دونوں برابر ہیں یعنی جرح جو کرتا ہے اس کو بُرا نہیں کہا جا سکتا یعنی کسی کی جرح کرنا حرام نہیں ہے جو کوئی جرح کرتا ہے تو اس کے لیے جائز ہے۔

واجب کیا ہے؟ جس کو پتہ چل گیا ہے کہ یہ غلط ہے اب لازمی ہے کہ اس کی جرح کرے لیکن حکمت کے ساتھ یعنی فتنے کا باعث نہ بنے کیونکہ جرح بھی انکار منکر میں سے ہے اور انکار منکر کے درجات ہیں اور اس کے شروط اور ضوابط ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ نے انکار منکر کرنا ہے پھر اس سے بڑا منکر پیدا ہو جائے تو پھر کیا انکار منکر کیا آپ نے!

تو پہلی قسم کے لوگ جن کا رَد کرنا ہے جرح کرنی ہے تنقید کرنی ہے تحذیر کرنی ہے اہل بدعت اور بدعت ہیں۔ دوسری قسم کے حدیث کے راوی ہیں اور گواہ جو ہیں۔ اُن کی جرح نہیں کی جاتی؟ حدیث کے راویوں کی جرح محدثین نے کی ہے۔ اور گواہوں کی جرح کون کرتا ہے؟ قاضی کرتے ہیں کہ نہیں یہ اس لائق ہے کہ یہ گواہی دے یا نہیں؟ اب جو جرح کے لائق ہے جس میں خرابی ہے جس میں کوئی نقص ہے اس کی جرح نہیں کرنی چاہیے؟! اس کی خرابی بیان نہیں کرنی چاہیے؟! جرح سے کیا مراد ہے؟ جو اس کی خرابی ہے وہ تو بیان کرو نا لوگوں کو تاکہ آگاہی ہو اور پتہ چلے لوگوں کو کہ اس میں کیا خرابی ہے کہ کیا یہ اس لائق ہے کہ اس سے روایت لی جائے کیونکہ روایت دین ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان دین ہے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر کوئی شک نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حق ہے دین ہے وحی ہے لیکن ہمارے تک یہ بات کس نے

پہنچائی ہے ہم نے براہ راست تو نہیں سنانا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی کو سنایا، صحابی نے تابعی کو سنایا، تابعی نے اتباع التابعی کو سنایا، استاد اور شاگرد چلتے رہے۔ پھر محدثین نے اس سلسلے کو جو آج تک ہے اگر نہ ہوتا تو ہم کہاں جاتے؟! اس کو روک کر کتابیں لکھ دیں اپنی سند سے اور وہ اتنے مشہور و معروف ہوئے کبھی امام بخاری کی یعنی حالت جاننے کے لیے ضرورت ہی نہیں پڑی کسی کو کہ ہم دیکھیں امام بخاری کو کہ اچھا امام بخاری ہے تو پھر وہ کیسا ہے۔ اتنے شہرت یافتہ محدث ثقہ ہو چکے ہیں کہ اب دو مسلمانوں کا آپس میں اہل سنت میں سے اختلاف نہیں ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو ہیں وہ ثقہ ہیں محدث ہیں، بلکہ "أمير المؤمنين في الحديث" (سبحان اللہ)۔ اور بہت کم لوگوں کو یہ لقب ملا ہے ان میں سے امام بخاری ایک ہیں۔

الغرض، شیخ صاحب فرماتے ہیں "بل هو واجب" (بلکہ واجب ہے)۔ کس نے کہا ہے یہ واجب ہے یہ اجماع کس نے نقل کیا ہے؟ "قال ذلك وحكاه النووي وابن تيمية رحمهما الله تعالى" (امام نووی اور امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہم) دونوں نے یہ اجماع نقل کیا ہے ((جیسا کہ مجموع الفتاویٰ جلد نمبر 28 اور صفحہ نمبر 234 میں))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (فضیلۃ الشیخ العلامہ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں):

"وإن المتتبع لما قام به أئمة الإسلام في نصرة هذا الدين" (اگر کوئی تتبع کرے اور یہ دیکھے کہ اسلام کے اماموں نے یعنی جو علمائے اسلام ہیں جو اس دین کی نصرت کے لیے انہوں نے جدوجہد کی ہے اور اس پر اگر ذرا غور کرے تو اسے یہ پتہ چلے گا کہ انہوں نے بہت ہی محنت کی ہے بہت ہی کام کیا ہے) "ومن ذلك" (اور ان میں سے جو انہوں نے بہت سارے کام کیے ہیں) "الرد على المبتدعة" (مبتدعہ کا رد کرنا) "يجد أن أئمة الإسلام تكلموا في أهل البدع" (یعنی بہت سارے کام جو آئمۃ الاسلام نے اس دین کی نصرت کے لیے کیے ہیں اور ان میں سے بدعتیوں کا رد بھی شامل ہے اگر کوئی شخص ان پر ذرا غور کرے تو اس کو پتہ چلے گا) "يجد أن أئمة الإسلام تكلموا في أهل البدع" (کہ انہوں نے اہل بدعت کے خلاف باتیں کیں اور ان کا رد بھی کیا ہے) "وفي الرواة" (اور راویوں پر بھی جرح کی ہے ان کا رد کیا ہے) "ولم يشيروا إلى الموازنة بين الحسنات والسيئات" (اور ان میں سے کسی نے بھی (یعنی آئمۃ الاسلام میں سے جنھوں نے رد کیا اہل بدعت کا اور راویوں کا ان میں سے کسی نے بھی) جب جرح کی ہے اہل بدعت پر تنقید کی ہے یا تحذیر کی ہے یا کسی راوی سے تحذیر کی ہے یا اس کی جرح کی ہے تو موازنات کی طرف یعنی اچھائیاں اور برائیاں بیان کرنے کی طرف اشارہ بھی نہیں

کیا)۔اس کی اچھائیاں تو در کنار یعنی ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا، اچھائیاں بیان کرنا تو دور کی بات ہے ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا کہ اس کی کوئی اچھائی بھی ہوگی !(سبحان اللہ))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ''وألفوا كتباً في الجرح والتعديل'' (اور انہوں نے کتابیں لکھیں جرح و تعدیل میں)''وكتباً في نصر السنة'' (اور کتابیں لکھیں سنت کی نصرت میں)''والرد على أهل البدع وفرقهم'' (اور اہل بدعت اور ان کے گروہوں ان کی جماعتوں کے رَد میں بھی کتابیں لکھیں)''وكتباً في الموضوعات'' (اور کتابیں لکھیں احادیث کی موضوعات کی طرف یعنی وہ حدیثیں جو موضوع حدیثیں ہیں جو من گھڑت حدیثیں ہیں الگ سے تصنیفات ہیں (سبحان اللہ))''ولم يوجبوا هذه الموازنة'' (اور ان علماء نے اس موازنے کو(یعنی بُرائی کے ساتھ ساتھ جس کی جرح کی جا رہی ہے جسے تحذیر کیا جا رہا ہے اس کی کوئی اچھائی بھی بیان کی جائے یہ موازنہ ہے)بُرائی تو بیان کر رہے ہیں وہ اب انصاف کا تقاضہ ہے کہ اس کی کوئی اچھائی بھی بیان کر دو تو یہ انصاف کا تقاضہ نہیں ہے یہ ظلم ہے)۔

یہ کس نے کہا ہے یہ انصاف کا تقاضہ ہے آپ اس کی جرح کر رہے ہیں تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے جرح کے ساتھ آپ اس کی تعدیل بھی کر رہے ہیں تو پھر جرح تو کوئی نا سننے والا آپ کی جرح کو مانے یا آپ کی تعدیل کو مانے؟! آپ کہنا کیا چاہتے ہیں جناب آپ لوگوں کو اس سے آگاہ کر رہے ہیں یا لوگوں کو اس کی طرف بلا رہے ہیں لوگ اس کی بات سنیں یا نہ سنیں؟! جرح کے ساتھ جب تعدیل آ جاتی ہے تو میرے بھائی طلاب علم کے پاؤں پھسل جاتے ہیں ہم بات عوام الناس کی کر رہے ہیں وہ کہاں جائیں گے؟!

اس لیے یہی انصاف کا تقاضہ ہے کہ جب جرح کی جاتی ہے تحذیر کیا جاتا ہے تو کوئی اچھائی بیان نہیں کی جاتی ورنہ یہ جو راوی تھے حدیث کے نمازی یہ بھی تھے۔ کلمہ نہیں پڑھتے تھے مسلمان نہیں تھے کیا یہودی تھے یا نصرانی تھے حدیث کے راوی کون تھے؟!

مسلمان ہی تھے اور ان یعنی محدثین کے شاگرد ہی تھے، کسی کا حافظہ کمزور ہے، کسی کو غلط فہمی ہوئی ہے یا کوئی وہم کا شکار ہو گیا ہے۔ کوئی کسی بدعت میں ملوث ہو گیا ہے ارجاء میں یا خروج میں یا رفض میں کسی میں، کسی نے جھوٹ سے کام لیا اور دوسرے بھی جو اہل سنت کے دشمن تھے انہوں نے بھی حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔ کیوں؟ تاکہ اس دین کو توڑ دیں اس سند کو ختم کریں تاکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جرح کی جائے۔

توعلماء نے ایک ہی چیز کو دیکھا ہے یہ نہیں چھوڑا کہ ہر بندہ آئے اور اپنی مرضی کرے،ایسا نہیں ہے۔

جب اہل بدعت کا ظہور ہوا تو امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں مقدمہ صحیح مسلم میں؟"ہم پہلے روایت لے لیا کرتے تھے جب راوی سب ثقات تھے تو روایت لے لیا کرتے تھے جب اہل بدعت نے بھی روایت کرنا شروع کیا پھر ہم نے پرکھنا شروع کیا اور دیکھنا شروع کیا کہ راوی کون ہے اور یہ علم دین ہے بس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو"۔

اس سے کیا غرض ہے؟کہ راوی کو دیکھو جو تمہیں دین کی روایت کر رہا ہے،جو سمجھ اس کی ہے اس کے دل میں جو آپ کو سمجھا رہا ہے چاہے قرآن کی آیت ہو چاہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو یا کوئی مسئلہ آپ کو بیان کر رہا ہو کیا وہ اس لائق ہے کہ نہیں کیونکہ اہل بدعت بھی تو موجود ہیں جو دین کے دشمن ہیں وہ بھی موجود ہیں۔

اور کئی یہودیوں نے اور کئی دشمنان اسلام نے صرف زبان سے کلمہ پڑھ کر دل میں نفاق ہے دین کو توڑنے کے لیے اسلام میں داخل ہو گئے اور ان کا شر کتنا وسیع ہوا!یعنی عبد اللہ بن سبا یہودی کو دیکھ لیں آپ رافضیت کا بیج اس نے بویا ہے آج تک امت اس کا خمیازہ بھگت رہی ہے(نام کے ہیں اسلام میں اس نے کلمہ تو پڑھا!)۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خوارج کو کس نے اکسایا ہے؟سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قتل میں کس کا ہاتھ تھا؟یہی لوگ تھے جو باہر سے آئے زبان سے کلمہ پڑھا ظاہراً اسلام اور دل میں بغض و نفرت اور حسد ہے اور کفر باقی ہے تو محدثین نے اپنی زندگی وقف کر دی اس دین کی حفاظت کے لیے(سند محفوظ ہے دین محفوظ ہے،سند محفوظ نہیں ہے تو دین محفوظ نہیں ہے)۔

اور موازنات کی بات کر رہے ہیں کیونکہ آج کے زمانے میں لوگ کہتے ہیں جب آپ کسی عالم کی جرح کرتے ہو تو اس کی کوئی اچھائی بھی تو بیان کر دو نا کیوں ناانصافی سے کام لیتے ہو؟اور عوام الناس کیونکہ لوگ علم سے دور ہیں بے چارے کہتے ہیں بات تو ٹھیک کرتا ہے۔

علماء نے سید قطب کی جرح کی ہے کہتے ہیں "کہ مفکر اسلام تھا عالم تھا اس کی کوئی اچھائی تو بیان کر دیں اس نے تفسیر قرآن لکھی ہے،اس نے کتابیں لکھی ہیں،اس نے یہ کیا ہے وہ کیا ہے بڑا مجاہد شخص تھا"۔اتنا بڑا مجاہد تھا آپ یہ دیکھیں

کہ ایمن الزواہری کہتا ہے کہ میں نے جہاد کا دستور سید قطب سے سیکھا ہے، یہ مجاہدین اسلام ہیں اور وہ ان کا سب سے بڑا مجاہد ہے۔

اب لوگ چاہتے ہیں کہ جب ان کی بُرائی بیان کریں نا تو کوئی اچھائی بھی بیان کر دیں۔اُن کو غرض کیا ہے کیا چاہتے ہیں؟ یہ چاہتے ہیں کہ جن علماء نے حق بات کی ہے اور ان کی غلطیاں سامنے عوام تک پہنچادی ہیں کتابی شکل میں یا آڈیو یا درس کی شکل میں اب لوگ متنفر ہونا شروع ہو گئے ہیں پتہ چلا ہے لوگوں کو کہ بھئی یہ اتنے عجیب سے لوگ ہیں!

آج ہمارے بچوں کو جہاد کے نام پر ذبح کیا جارہا ہے قتل عام کیا جارہا ہے دہشت گردی عام ہو چکی ہے، جہاد کے نام پر دہشت گردی عام ہو چکی ہے قتل عام ہو چکا ہے،''اَلْحَرَج'' جس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا آغاز ہو چکا ہے(نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے(آمین))۔کون اس کے پیچھے ہے؟

داعش بھی نماز تو وہ پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے؟اب داعش کی بھی جرح جہاں پر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بے چارے نمازی بھی تو ہیں نا! نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، صلاۃ اللیل تہجد بھی پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے ولی بھی ہیں لیکن بُرے بھی ہیں۔

((عجب سی بات ہے پتہ نہیں کس دنیا میں یہ لوگ رہتے ہیں!))۔

یہی آج امت واللہ آج امت پر جو خرابی موجود ہے نا یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب اس امت نے علم کو پس پشت ڈال دیا نا توحید اور سنت کے علم کو اور دنیا کے علوم میں مگن ہو گئے غرق ہو گئے تو یہی کچھ ہونا تھا!

آج دیکھیں کون سی وہ سائنس ہے جس میں کوئی مسلمان بڑی پوسٹ پر(چھوٹی پر بات نہیں کروں گا) نہیں ملے گا آپ کو مجھے بتائیں؟! میرے بھائی ناسا کے اندر بھی مسلمان موجود ہیں چاند تک مسلمان گیا ہے کیا چاہتے ہیں آپ؟! لیکن دین کی بنیاد کا صحیح علم کتنے مسلمانوں کو آتا ہے؟امت میں کتنی اسلامک یونیورسٹیاں ہیں؟سالانہ کتنے لوگ وہاں سے فارغ ہو رہے ہیں؟لیکن امت میں علماء کتنے ہیں گن سکتے ہیں آپ، وہ علماء جو منہج سلف پر قائم ہیں ہزاروں کی تعداد میں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں سالانہ دنیا میں یہ بڑے بڑے مدارس اور بڑی بڑی جامعات اسلامیہ علماء پروڈیوس کر تو رہے ہیں(علماء اس لیے میں کہہ رہا ہوں کیونکہ ان کے پاس سند ہے اور ہر سند والے کو عالم کہا جاتا ہے میں اُن کی زبانی کہہ رہا ہوں) یہ علماء کیا کرتے ہیں؟اور یہ علماء اس منہج سلف پر قائم ہیں کہ نہیں؟کن سلفیاً علی الجادۃ کیا واضح راستے پر قائم ہیں

جو سلف کا راستہ تھا؟ منہج موازنات کی ان کی اکثریت بات کرتی ہے آج کہ فلاں جامعہ سے فارغ ہے یہ ڈگری ہے یہ ظلم کرتے ہیں بعض علماء جو ہیں یہ مدخلی جو ہیں یہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں کلام کرتے ہیں علماء پر، جرح کرنا جانتے ہیں لیکن کسی کی اچھائی ان کو نظر نہیں آتی!

اس لیے شیخ صاحب یہاں پر یہ بات بیان کر رہے ہیں تاکہ تم لوگ آنکھیں کھولو لوگوں کو کیا سبق دے رہے ہو عوام الناس تو یہی بات اچھی سمجھیں گے نا! جو علم سے دور ہے اسے کیا پتہ کہ سچ کیا ہے جھوٹ کیا ہے حق کیا ہے باطل کیا ہے وہ تو ہر چمکتی چیز کو سونا سمجھتا ہے کہ نہیں؟! اور ایسی باتیں عوام کو اچھی لگتی ہیں کہ نہیں؟!

"ارے، امت میں تفرقہ پیدا کر رہے ہیں یہ لوگ امت میں فتنہ پیدا کر رہے ہیں!"۔

جو آپ کو حق کی طرف بلاتا ہے جو اہل باطل کا رَد کرتا ہے، دلیل کے ساتھ ثبوت پیش کرتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ ہمارے علماء نے کسی کا رَد کیا ہو (سید قطب کا رَد کیا ہو یا کسی شخص کا رَد کیا ہو، مودودی کا رَد کیا ہو یا کسی اور کا کیا ہو) اور بغیر ثبوت کے بس کہ وہ بُرا ہے بس! جی کیا بُرائی ہے؟ بس جو بُرائی بھی ہے بس چھوڑو اس کی کتاب مت پڑھو اس کی بات مت سنو۔ اگر ایسی بات ہے تو باطل ہے غلط ہے اور ہم سب سے پہلے کہنے والے ہوں گے کہ یہ ظلم ہے یہ جرم ہے لیکن جب اُن ہی کی کتابوں سے ان ہی کے حوالے پیش کر کے ان ہی کی غلطیاں بیان کر کے، واللہ بعض کبار علماء تک بھی پتہ نہیں تھا بعض بڑے علماء کو پتہ نہیں تھا جو ان کی باتیں کتابوں کے اندر چھپی ہوئی تھیں!

منہج التکفیر سید قطب کا ہے کس کو پتہ تھا؟! في ظلال القرآن، قرآن کی تفسیر کے اندر واللہ کئی مرتبہ پورے اسلام کے معاشرے کی تکفیر کی گئی ہے کہ سارے کے سارے مرتد ہیں دور حاضر میں! آذانیں بھی دیتے ہیں کافر بھی ہیں مرتد ہیں یہ لوگ! شریعت کا نفاذ نظر نہیں آتا توحید حاکمیت نظر نہیں آتی!

کتنے لوگ جانتے تھے کس کے پاس وقت ہے؟! اتنی موٹی جلد چھ سو صفحوں کی جلد ہو، سات ہوں یا بعض اوقات دس جلدیں بھی ہیں کس کے پاس وقت ہے پڑھنے کو؟!

بعض طلاب علم نے علماء نے واللہ انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اور کتابوں کے پیٹوں کے اندر سے ان باطل عقائد کو نکالا ہے محنت کی مشقت جدوجہد کی ہے، جو وقت اپنے بچوں کے لیے تھا جو وقت اپنے لیے تھا اس سارے وقت کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر کے ان کتابوں کی دیکھ کر ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور ان کو درج کیا ہے لکھا ہے

دروس بھی دیئے ہیں ثبوت بھی پیش کیا ہے لیکن عجب بات ہے وہی بُرے ٹھہرے ہیں! کیوں بُرے ہیں جناب؟ موازنات سے کام نہیں کرتے، اچھائی بُرائی دونوں میں یعنی ترازو ہونا چاہیے دونوں کو تولنا چاہیے، جہاں بُرائی پیش کریں ناجناب تو اس مسلمان کی آپ اچھائی بھی پیش کریں۔

تو شیخ صاحب اس لیے بار بار یہی بات کررہے ہیں کہ یہ بات باطل ہے اور غلط ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

”وألفوا كتباً في الجرح والتعديل وكتباً في نصر السنة والرد على أهل البدع وفرقهم وكتباً في الموضوعات“ (موضوعات میں بھی)”ولم يوجبوا هذه الموازنة من قريب ولا من بعيد“ (اور اس موازنے کی بات انہوں نے کسی نے بھی نہیں کی جس نے کتاب کسی کے خلاف لکھی ہے چاہے اہل بدعت ہو فرد ہو یا جماعت ہو یا ضعیف راوی ہوں یا موضوع روایت پیش کرنے والے ہوں یا موضوعات پر جنہوں نے کتابیں لکھی ہیں کسی نے ان کی اچھائی بیان نہیں کی نہ قریب سے نہ دور سے)”بل ألفوا كتباً خاصة بالجرح“ (بلکہ انہوں نے خاص کتابیں جرح پر لکھیں)”وخصصوها بالمجروحين“ (اور ان کا نام مجروحین سے خاص کردیا (مجروحین کے نام سے))”ومن تكلم فيهم بجرح“ (اور جن پر جرح کی گئی ہے ان کو بھی الگ سے بیان کیا)”ولم يشترطوا هذا الشرط“ (اور اس شرط کو کسی نے بیان نہیں کیا کہ اچھائی بھی بیان کرنی چاہیے) ”لا من قريب ولا من بعيد“ (نہ قریب سے اور نہ ہی دور سے)۔

”وإن الناظر في كتب أئمة السلف“ (اور یہ آئمہ سلف کی کتب میں دیکھتا ہے)”يجد“(وہ پاتا ہے)”التحذير من البدع وأهلها“ (بدعت سے آگاہی اور ان کے اہل سے بھی جو اہل بدعت ہیں ان سے بھی اگروہ آگاہی اور تحذیر کو پاتا ہے) ”ولا يجد فيها أنهم لا يذكرون الشخص إلا مقرونة حسناته بسيئاته وبدعه“ (اور کہیں نہیں اس کو یہ بات نظر آئے گی کہ جس کی وہ جرح کررہے ہیں وہیں پر اس شخص کی کوئی اچھائی بھی بیان کریں اس کی بدعت یا اس کی بُرائی کے ساتھ)”بل يذكرون مثالب الكتاب أو الجماعة أو الفرد المتكلم فيه بدون إلتفات إلى ما في ذلك من حسنات“ (بلکہ اس شخص کی غلطیاں چاہے وہ کتاب ہو یا جماعت ہو یا فرد ہو جس کے خلاف وہ بات کررہے ہیں جس کا رَد کررہے ہیں جس کی تحذیر کررہے ہیں اس کی غلطی ہی بیان کرنا مقصود ہے وہی بیان کی جاتی ہے اور اس کی اچھائی کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا کہ اس کی کوئی اچھائی بھی ہے کہ نہیں)۔

"انظر ما كتبه الإمام أحمد" (دیکھ لیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کیا لکھا ہے)"وابنه عبدالله" (اور ان کے بیٹے عبداللہ (رحمہ اللہ) نے)"وما كتبه البخاري" (اور امام بخاری (رحمہ اللہ) نے کیا لکھا ہے)"في خلق أفعال العباد" (معروف تصنیف ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خلق افعال العباد)"وما كتبه الخلال" (امام خلال (رحمہ اللہ) نے جو لکھا ہے)"وابن خزيمة في كتب السنة والتوحيد" (کتب السنۃ اور توحید میں جو ان علماء نے لکھا ہے (وہ دیکھ لیں جہاں پر انہوں نے کسی کا رَد کیا ہے ان کی اس کے ساتھ کوئی بھی اچھائی بیان نہیں کی ہے بُرائی کے ساتھ))"وانظر ما كتبه ابن بطه في الشرح والإبانة" (امام ابن بطہ (رحمہ اللہ) نے شرح الابانہ میں)۔

یہ ساری کی ساری کتابیں ہیں اور سب یہ آئمہ سلف کے علماء ہیں جن کا ذکر کیا جارہا ہے ان کی کتابیں آج بھی موجود ہیں مطبوع ہیں جس کو ابھی بھی کوئی شک ہو شبہ ہو ہماری باتوں پر ہمارے ان علماء کی باتوں پر کہ موازنہ نہیں کیا جاتا بُرائی کے ساتھ، تحذیر کے ساتھ اچھائی بیان نہیں کی جاتی، جرح کے ساتھ اس کی کوئی خوبی بیان نہیں کی جاتی تو دیکھ لیں یہ کتابیں ہمارے علماء سلف صالحین کے متبعین ہیں اس پر عمل کرتے ہیں "ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين" ان کی اتباع کرنے والے ہیں ان کے آگے چلنے والے نہیں ہیں ان کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ دیکھ لیں ان علماء کی کتابیں، ان کے بعض کا نام اور ان کی کتابوں کا ذکر ہو رہا ہے ذرا غور سے سنیں:

"وانظر ما كتبه ابن بطه في الشرح والإبانة وشرح اعتقاد أصول أهل السنة للالكائي" (امام اللالکائی رحمہ اللہ کی معروف کتاب ہے اور بہت پیاری تصنیف ہے "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" کے نام سے (انہوں نے دیکھیں کیا لکھا ہے جب کسی کی جرح کی ہے یا کسی کے خلاف کوئی بات کی کوئی غلطی بیان کی ہے تو وہاں پر اس کی اچھائی بیان نہیں کی))"ومقدمة شرح السنة للبغوي" (امام بغوی رحمہ اللہ کی شرح السنۃ کو دیکھ لیں)"ومقدمة ابن ماجه" (ابن ماجہ رحمہ اللہ کے مقدمہ کو دیکھ لیں)"والسنة لأبي داود في كتابه السنن" (امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کی سنن میں کتاب السنۃ کو دیکھ لیں)"والحجة في بيان المحجة لأبي القاسم التيمي الأصبهاني، وانظر مؤلفات شيخ الإسلام ابن تيميه وابن القيم، والإمام محمد بن عبدالوهاب (رحمة الله عليهم أجمعين) وانظر مواقفهم وتعاملهم مع أهل البدع" (دیکھ لو ان کا موقف اور اہل بدعت کے ساتھ ان کا کس طریقے سے رویہ رہا ہے)۔ جتنا اب لوگ کہتے ہیں وہابی ہیں سب سے آخر میں یہاں پر کس کا نام ہے؟ امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ۔

اہل بدعت کارَد یہ کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کی گئی ہے اہل بدعت کارَد بیان کیا جاتا ہے بغیر ان کی اچھائی بیان کرنے کے، یہ منہج سلف ہے اور شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کی ہے ان سے پہلے ابن القیم نے، ان سے پہلے ابن تیمیہ نے، ان سے پہلے اَصبہانی نے، ان سے پہلے امام ابوداود نے، ابن ماجہ نے، امام بغوی نے، اللالکائی نے، ابن بطہ نے اور ان سے ابن خزیمہ نے، ان سے پہلے خلال نے پھر امام بخاری نے، ان سے پہلے امام عبداللہ نے، ان سے پہلے امام احمد بن حنبل نے (رحمۃ اللہ علیہم)۔

تو یہ جتنے بھی علماء کا سلسلہ بیان کیا گیا ہے اس بہترین زمانے سے لے کر آج کے اس عجیب وغریب فتنے کے زمانے تک وہی باتیں ہیں وہی کتابیں ہیں وہی علماء ہیں لیکن کل خیر غالب تھا آج کچھ اور غالب ہے اس لیے یہ باتیں بہت سارے لوگوں کو عجیب وغریب لگتی ہیں اچھی نہیں لگتی ہیں صرف ایک ہی نعرہ سنا جاتا ہے ہر طرف سے کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا ربّ ایک ہے، ہماری کتاب ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے تو ہمیں بھی ایک ہونا چاہیے۔

کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا ربّ ایک ہے، ہمارا قرآن ہماری کتاب ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے لیکن عجب بات یہ ہے کہ ہمارے مناہج کیوں مختلف ہیں؟! اگر ہم اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو صحیح سمجھ لیتے، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق تو آج امت میں اختلاف کبھی نہ ہوتا۔

آج جو فرقے بنے ہوئے ہیں اس تفرقے کی بنیادی وجہ قرآن اور سنت سے صرف دوری نہیں بلکہ قرآن اور سنت کی غلط سمجھ ہے اور اس غلط سمجھ کو دین سمجھ لینا ہے اور اس کے لیے الولاء والبراء کو قائم کرنا ہے اور دنیا میں اسے پھیلانا ہے امت میں اسے پھیلانا ہے اس کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اکثر مسلمان صحیح منہج سے صحیح دین سے، صحیح عقیدے سے غافل ہیں جب تک وہ واپس نہیں پلٹتے اپنے دین کی طرف، کتاب اور سنت کی طرف، صحیح سمجھ کی طرف اس وقت تک امت میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ ہاں! شَر کی طرف جو تبدیلی ہو رہی ہے اس کے بارے میں ہم کچھ کہہ نہیں سکتے لیکن اگر خیر کی طرف قدم بڑھانا ہے اور امت کی حالت کو بدلنا ہے تو پھر اس کے لیے ہم سب کو مل کر توحید اور سنت اور منہج السلف کو دوبارہ سے زندہ کرنا پڑے گا یا دوبارہ سے اس کی دعوت کی تجدید کرنی پڑے گی جو آج

بہت سارے ملکوں میں یا تو موجود نہیں اگر ہے تو بہت ضعیف اور کمزور ہے اور یہ بغیر جد وجہد کے بغیر علم حاصل کرنے کے بغیر صبر تحمل کے اور بغیر وقت نکالنے کے ممکن نہیں ہے۔

آج سب کا رونا ہے ایک ہی رونا ہے کہ ہمارے پاس وقت کی قلت ہے (وقت کی تنگی ہے ہمارے پاس وقت نہیں ہے) اور بہت سارا اوقت ہم ضائع کر دیتے ہیں ایسی چیزوں میں بعض اوقات جب اکیلے بیٹھ کر سوچتے ہیں تو اپنے اوپر ہنسی آتی ہے شرم آتی ہے کہ ایک طرف وقت نہیں ہے اور دوسری طرف وقت کو گنوادیا اور پتہ ہی نہیں چلا!

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمارے علم اور عمل میں اور ہمارے وقت میں برکت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس حق منہج کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اس کی طرف دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو قرآن اور سنت اور منہج سلف پر اکٹھا کرے، اس پوری بکھری ہوئی امت کو اللہ تعالیٰ اس حق منہج کی طرف راغب کرے کہ ہم سب پھر مل کر جیسا کہ ہمارے سلف صالحین اُس بہترین زمانے میں غالب تھے حق پر تھے آج کے دور میں ہم سب مل کر جہاں پر بھی ہم موجود ہوں اس حق منہج پر متحد ہو جائیں (آمین)۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ سے امید ہے جب ایسا امت میں ہو گا اور توحید اور سنت اور حق منہج غالب آئے گا تو واللہ دشمن بھی مغلوب ہو جائے گا اور امت کی یہ جو ذلت ہے یہ جو رسوائی ہے، یہ جو ہر طرف سے آئے دن فتنوں اور مشکلات سے امت دوچار ہو رہی ہے ان شاءاللہ ان سے بھی نجات ہو گی (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (37: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔